امام صادقؑ آنلائن مدرسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس:۱۸

عنوان: تقیہ کا نظریہ

ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv

تقیہ ایک دینی اصطلاح ہے جس کے معنی کسی خاص مواقع پر اپنے قلبی عقیدے کے بر خلاف کسی عقیدے کا اظہار کرنا یا کسی کام کو انجام دینے کے ہیں۔ تقیہ لغت میں منع کرنا، پرہیز کرنا اور چھپانے کے معنی میں آتا ہے۔ دینی اصطلاح میں تقیہ سے مراد حق اور حقیقت کے بر خلاف دوسروں کے عقیدے کے مطابق عمل کر کے اپنے آپ کو ان کے گزند سے محفوظ رکھنا ہے۔

تقیہ کا لغوی معنیٰ:

تقیہ کا لفظ مادہ "و-ق-ی" سے مصدر یا اسم مصدر کا صیغہ اور پرہیز کرنا، خودداری کرنا اور مخفی کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ ان تمام تعاریف میں کسی دنیوی یا اخروی نقصان سے بچنے کی خاطر حق کو چھپانا یا حق کے بر خلاف اظہار کرنے کا عنصر پایا جاتا ہے۔

تقیہ کی اصطلاحی تعریف

تقیہ سے مراد کسی دنیوی یا دینی نقصان سے بچنے کیلئے مخالفین کے سامنے حق یا حق پر اعتقاد رکھنے کو چھپانا ہے۔

تقیہ کی جواز پر دلیل

تقیہ کی جواز پر بہت ساری قرآنی، روایی اور عقلی دلائل کے علاوہ اجماع بھی اس کی جواز پر دلالت کرتی ہے۔

قرآنی دلائل

اسلامی تعلیمات میں متعدد مقامات پر خاص شرائط جیسے اضطراری حالتوں میں تقیہ کی جواز بلکہ وجوب پر مختلف آیات سے استدلال کیا جاتا ہے۔

(لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ) ترجمہ: خبردار صاحبانِ ایمان مومنین کو چھوڑ کر کفار کو اپنا ولی اور سرپرست نہ بنائیں کہ جو بھی ایسا کرے گا اس کا خدا سے کوئی تعلق نہ ہوگا مگر یہ کہ تمہیں کفار سے خوف ہو تو کوئی حرج بھی نہیں ہے اور خدا تمہیں اپنی ہستی سے ڈراتا ہے اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

اس آیت کا مخاطب تمام مسلمان ہیں۔ اس آیت کے مطابق صدر اسلام کے مسلمان جو مشرکین کی آزار و اذیت کا سامنا کرنا پڑتا تھا ان کی پیروی کرنے سے مسلمانوں کو منع کیا گیا لیکن ضرورت پڑنے کی صورت میں اور کسی جانی یا مالی نقصان کی صورت میں تقیہ کرنے کا اجازت تھی۔ [9]شیعہ مفسرین اور علماء [10]اہل سنّت [11]بھی اس آیت سے تقیہ کے جواز پر استدلال کرتے ہیں۔

(لَّمَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَـٰكِن مَّن شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ)

ترجمہ :جو شخص بھی ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرلے ....علاوہ اس کے کہ جو کفر پر مجبور کردیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو..... اور کفر کے لئے سینہ کشادہ رکھتا ہو اس کے اوپر خدا کا غضب ہے اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

نتیجہ :

تقیہ کا شرعی طور پر جائز ہونا ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی پیروی کرنے والوں کے ہاں مسلمات اور یقینی باتوں میں سے ہے، علماء اہل سنت نے بھی اپنی گفتار اور رفتار کے ذریعے تقیہ کا شرعی طور پر جائز ہونے اور عقلی، قرآنی اور حدیثی دلائل سے اس کو ثابت کیا ہے۔